رسول اللہ ﷺ کا اشاراتی ابلاغ

علی طارق *
شاہ معین الدین ہاشمی **

رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات جو قرآنی تعبیر کے مطابق مسلمانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجی گئ ہے کہ مناصب میں سے ایک منصب تعلیم اور تبلیغ ہے اور قرآن کریم میں اسی منصب تعلیم و تبلیغ کے حوالے سے متعدد آیات موجود ہیں اور احادیث مبارکہ میں بھی آپ ﷺ نے ان دونوں پہلوؤں کے حوالے سے نہ صرف گفتگو فرمائی ہے بلکہ اپنے اس منصب تعلیم و تبلیغ کے لئے بہت سی مثالیں بھی دی ہیں۔

اس منصب تعلیم و تبلیغ کی تکمیل کا ایک اہم ذریعہ ابلاغ ہے یعنی ان دونوں پہلوؤں کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مخاطبین تک اپنی بات پہنچانا۔آپ ﷺ نے جہاں اس ابلاغ کیلئے الفاظ بلکہ جامع الفاظ کااستعمال فرمایا جن کے بارے میں خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے "جامع کلمات عطا کیے گئے "(۱) وہیں آپ ﷺ نے اس ابلاغ میں غیر لفظی ذرائع کو بھی استعمال فرمایا۔ان غیر لفظی ذرائع میں جسم کے مختلف اعضا سے اشارات کے ذریعے ابلاغ بھی شامل ہے۔

زیر نظر مقالہ میں رسول اللہ ﷺ کے طرز تعلیم وتدریس میں غیر لفظی اور اشاراتی ابلاغ کے حوالے سے ان احادیث کا جائزہ پیش کیا جائے گا جن میں مذکورہ پہلو کی طرف اشارات ملتے ہیں۔اس سلسلے میں سیرت نبوی ﷺ کے اس اہم اور مفید پہلو سے رہنمائی حاصل کی جائے گی تاکہ معاصر طریقہ تدریس و تبلیغ میں حدیث نبوی ﷺ سے استفادہ کرتے ہوئے لفظی ابلاغ کے ساتھ ساتھ غیر لفظی اور اشاراتی ابلاغ کو بھی بروئے کار لایا جاسکے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر رسول اکرم ﷺ کے منصب تبلیغ و تعلیم کا ذکر آیا ہے بلکہ آپ ﷺ کے منصب تلاوت آیات، تزکیہ اور تعلیم کتاب وحکمت کو ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے ضمن میں اہل ایمان پر احسان کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔(۲)

اسی طرح قرآن کریم نے آپ علیہ السلام کے منصب تعلیم کو بھی نہ صرف نمایاں طور پر بیان کیا بلکہ اس کے اصول و ضوابط اور حدود و قیود کو بھی نمایاں کیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ایسی متعدد آیات موجود ہیں جن میں آپ علیہ السلام کو تبلیغ وتذکیر کے حوالے سے ہدایات دی گئی ہیں۔(۳)

آپ ﷺ نے تعلیم و تبلیغ کے حوالے سے متعدد ارشادات فرمائے ہیں چنانچہ اپنے معلم ہونے کے منصب کے متعلق فرمایا: "انما بعثت معلما" (۴) "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے" اور اسی تعلیم کی عمدگی اور تاثیر کے مظاہر کے اظہار کے لیے فرمایا: "أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ" (۵)''مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں''

---

* لیکچرار، شعبہ حدیث، کلیہ اصول الدین، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
** چیئرمین شعبہ سیرت سٹڈیز، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

تعلیم و تبلیغ کی اہمیت اور اس کے اصول و ضوابط کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے کتب حدیث کے ان ابواب کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جن میں آپ علیہ السلام نے تعلیم و تبلیغ کے عمل کے دوران جامع الفاظ کے استعمال کے ساتھ ساتھ مخاطب کی نفسیات، اس کے پس منظر، دلچسپیوں اور رجحانات کی رعایت فرماتے ہوئے گفتگو فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے گفتگو کے دوران کہیں مثالوں کو استعمال فرمایا تو کہیں بات کا آغاز سوال کرنے سے کیا تاکہ مخاطب کے لئے ابلاغ واضح ہو اور اس کی دلچسپی برقرار رہے۔ ابلاغ کے یہ سارے پہلو الفاظ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جن میں آپ علیہ السلام نے مخاطب تک بات پہنچانے کے لیے اور تبلیغ و تعلیم کے فریضہ کی انجام دہی کے دوران عمدہ الفاظ، جامع تعبیر، دلچسپ اسلوب اور مخاطب کی کی رعایت کرتے ہوئے اس کے پس منظر کے مطابق گفتگو فرمائی۔ (۶) تعلیم و تبلیغ کے اس عمل میں جہاں آپ ﷺ نے ابلاغ کے لیے الفاظ کا استعمال فرمایا وہیں آپ علیہ السلام نے نہایت عمدگی سے غیر لفظی ابلاغ کا طریقہ بھی اختیار اور الفاظ کے ساتھ ساتھ موزوں اشاروں کے لئے بدن کے مختلف اعضا کے اشاروں سے فرمائی جانے والی بات کی مزید توضیح فرمائی یا الفاظ کے بجائے محض اشارات پر اکتفا فرمایا۔

غیر لفظی ابلاغ (Non Verbal Communication) کا منہج جدید تعلیمی و تدریسی منہج (Pedagogy) اور ابلاغی مہارت (Communication Skills) میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا جدید طریقہ تدریس و ابلاغ میں جہاں لفظی ابلاغ کی عمدگی معنویت، ربط، نفاست اور حساسیت کو پیش نظر رکھنے کا رجحان پایا جاتا ہے وہیں غیر لفظی ابلاغ کے ذریعے اپنے مافی الضمیر کے اظہار کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ حالیہ تحقیقات کے مطابق جہاں الفاظ کے ذریعہ بات منتقل ہو رہی ہوتی ہے وہیں غیر لفظی ابلاغ بھی فکر اور تفہیم پر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے۔ بلکہ ایک تحقیق کے مطابق گفتگو کے دوران لفظی ابلاغ کا تناسب صرف سات فیصد، صوتی ابلاغ کا تناسب اڑتیس فیصد جبکہ غیر لفظی اور اشاراتی ابلاغ کا تناسب پچپن فیصد تک ہوتا ہے (۷)۔ اس حوالے سے انگریزی میں خاصہ مواد دستیاب ہے اور غیر لفظی ابلاغ پر متعدد کتب بھی تحریر کی گئی ہیں (۸)۔ تدریس و تبلیغ کے میدان میں غیر لفظی ابلاغ کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ان چند احادیث کا جائزہ پیش کیا جائے گا جن میں آپ علیہ السلام نے لفظی ابلاغ کے ساتھ غیر لفظی ابلاغ یا صرف غیر لفظی ابلاغ سے کسی بات کی وضاحت فرمائی۔

غیر لفظی ابلاغ کیلئے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے اشارے۔

آپ علیہ السلام نے کسی بات کی وضاحت یا اہمیت بیان فرمانے کے لئے بعض اوقات اپنے ہاتھ مبارک کا استعمال فرمایا، اس موضوع سے متعلق دو احادیث پیش خدمت ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا هكذا. يعني مرة تسعة وعشرين ومرة ثلاثين"(۹)

"آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم امی امت ہیں لکھنا پڑھنا اور حساب کرنا نہیں جانتے مہینہ اتنے اتنے دنوں کا یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے"

اس روایت میں آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے مہینے کی تعیین فرمائی اور زبان سے فرمانے کی بجائے دونوں ہاتھوں اور ان کی انگلیوں کے اشارے سے انتیس اور تیس کا عدد بتایا۔ اس اشارے میں اعداد کے ذریعہ سننے میں غلطی لگنے کے امکان سے حفاظت ہے، وہیں اشارے کے ذریعہ عدد کی تعیین کا لفظ کے ذریعے تعیین سے زیادہ وضاحت اور دیر تک

یاد رہنے کی وجہ سے بھی استعمال فرمانا سمجھ میں آتا ہے۔ اسی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم امی امت ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں جبکہ متعدد حدیثوں میں آپ ﷺ سے لکھنے کا حکم بلکہ خود لکھوانا اور لکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا ثابت ہے (۱۰) اور صحیح بخاری کی ایک روایت سے تو آپ ﷺ کا اہل مدینہ میں سے صحابہ کرام کی تعداد کو جاننے کے لیے ان کے ناموں کو لکھ کر شمار کرنے اور ان کا حساب لگانے کا حکم دینا بھی معلوم ہوتا ہے، جسے امام بخاری نے "امام کے لوگوں کے نام لکھنے" کے باب میں ذکر فرمایا ہے۔ (۱۱) یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بات اپنے مخاطبین کے پس منظر کی رعایت کرتے ہوئے فرمائی۔ شاید مجلس میں ایسے لوگ کثرت سے ہوں جو لکھنا پڑھنا نہ جانتے ہوں اور ان کی رعایت فرماتے ہوئے، آسان انداز میں تفہیم اور واضح ابلاغ کے لئے آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کے اشارے سے مہینے کے ممکنہ دنوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔

دوسری حدیث جس میں دونوں ہاتھوں کے اشارے کے ذریعے غیر لفظی ابلاغ سے لیا گیا ہے وہ حدیث ہے جسے امام ترمذی نے ابواب صفت القیامہ میں ذکر فرمایا ہے اور اس میں آپ علیہ السلام نے اپنی فرمائی ہوئی بات کی مزید وضاحت، تفہیم بلکہ تجسیم (Personification) کے لیے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

''حدثنا المقداد، صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذاكان يوم القيامة أدنيت الشمس من العبادحتى تكون قيد ميل أواثنين– قال سليم: لاأدري أيالميلين عنى؟أمسافة الأرض،أم الميل الذي يكحل به العين؟ – قال: فتصهرهم الشمس، فيكونون في العرق بقدر أعمالهم، فمنهم من يأخذه إلى عقبيه، ومنهم من يأخذه إلى ركبتيه، ومنهم من يأخذه إلى حقويه، ومنهم من يلجمه إلجاما فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشير بيده إلى فيه: أي يلجمه إلجاما'' (۱۲)

"حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کون سا میل مراد لیا، زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے پھر فرمایا کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کر دے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کوئی ٹخنوں تک کوئی گھٹنوں تک کوئی کمر تک اور کسی کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی۔ پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے دیکھا یعنی کسی کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی"

اس حدیث میں دیکھا جا سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے جہاں الفاظ کے ذریعے قیامت کی ہولناکی بیان فرمائی اور وہاں پر موجود لوگوں کے اپنے پسینوں میں ڈوبے ہونے کی مختلف سطحوں کو بیان فرمایا، وہیں ایسی سطح کے لوگ جن کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی کا نہ صرف لفظی طور پر ذکر فرمایا بلکہ ان کے عذاب کی شدت اور ہولناکی کی کیفیت کو حسی طور پر نمایاں کرنے اور اس کی صوری منظر کشی کرنے کے لیے خود اپنے ہاتھ مبارک سے لگام بنا کر دکھائی جو یقیناً اس منظر کی ہولناکی اور اور شدت میں اضافے کے اظہار کا باعث ہے۔

ہاتھ کی انگلیوں سے اشارے کے ذریعے غیر لفظی ابلاغ:

آپ علیہ السلام سے غیر لفظی ابلاغ کے لئے انگلیوں کا استعمال بھی ثابت ہے، چنانچہ یتیم کی کفالت کے اجر و ثواب اور اخروی انعام کے حوالے سے مشہور حدیث میں آپ علیہ السلام نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا:

عن سهل قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا. وأشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا(۱۳)

سہلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے اور شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان کے درمیان ذرا کشادگی رکھی۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے یتیم کی کفالت کرنے والے کے اعزاز و اکرام اور جنت میں اپنے قریب ہونے کو بیان کرنے کیلئے الفاظ استعمال نہیں فرمائے بلکہ اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اور اشارہ کرکے اس قرب کا اظہار فرما دیا۔ اس کے ساتھ ہی انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی بھی رکھی تاکہ تھوڑے سے فاصلے کا بھی اظہار ہو جائے۔ یقینا یہ اشارہ الفاظ سے زیادہ موثر اور متاثر کن تھا۔ اگرچہ الفاظ میں قرب کا اظہار ممکن تھا، لیکن یہ اظہار تخیلاتی ہوتا اور مخاطب الفاظ کے اعتبار سے قرب کا اندازہ لگاتا۔ لیکن آپ ﷺ نے جب اس قرب کو حسی طور پر دونوں انگلیوں کو ملانے کے ذریعے اشارہ کرکے بیان فرمایا اور ساتھ ہی تھوڑے سے فاصلے کا اظہار فرمانے کے لئے دونوں انگلیوں کے درمیان ذرا کشادگی رکھی تو یتیم کی کفالت کی فضیلت اور اس کفالت کے اعزاز کو سمجھانے کے لئے الفاظ کی ضرورت نہ رہی۔

دوسری روایت جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے غیر لفظی ابلاغ کے لئے انگلیوں سے اشارے کیا ایک عمدہ مثال ہے حدیث میں ہے:

عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : إن المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا. وشبك أصابعه(۱٤)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کیلئے ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈال کر بتایا''

اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی تعلق اور دوسرے کی مدد و نصرت اور تعاون کی اہمیت کو بیان فرمانے کیلئے غیر لفظی ابلاغ سے کام لیتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کہ آپس میں ملا کر پنجے کا اشارہ فرما کر اس تعلق کی مضبوطی کو حسی اور صوری طور پر نمایاں فرمایا۔ یہاں آپ ﷺ نے لفظی ابلاغ پر اکتفا کرتے ہوئے اس تعلق کو صرف عمارت سے تشبیہ نہیں دی بلکہ لفظی ابلاغ کے ساتھ اشارے کا بھی استعمال فرمایا جس سے یقینا آپ ﷺ کے فرمان کی نہ صرف وضاحت ہو گئی بلکہ اس مضبوطی کی طرف حسی طور پر اشارہ بھی ہو گیا اور اس قدر وضاحت محض الفاظ کے بولنے سے ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں آپ ﷺ نے مردوں کے لئے ریشم کی ممانعت فرماتے ہوئے گنجائش کی حد بیان فرمائی اور لفظی ابلاغ کے بجائے غیر لفظی سے یعنی اپنی دو مبارک انگلیوں کے اشارے سے وضاحت فرمائی۔ حدیث یوں ہے:

حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا قتادة قال سمعت أبا عثمان النهدي : أتانا كتاب عمر ونحن مع عتبة بن فرقد بأذربيجان أن رسول الله صلى الله عليه و سلم نهى عن الحرير إلا هكذا وأشار

بإصبعيه اللتين تليان الإبهام قال فيما علمنا أنه يعني الأعلام(۱۵)

آدم، شعبہ، قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ابو عثمان نہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، اس وقت ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذر بائیجان میں تھے (اس میں لکھا تھا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا، مگر اس قدر (جائز ہے) اور انگوٹھے کے پاس والی دونوں انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کرتے ہوئے بتایا، راوی کا بیان ہے کہ مجھے جہاں تک علم ہے اس سے ان کا مقصد بیل بوٹے تھے۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کے ذریعے اشارہ فرما کر ریشم کو استعمال کرنے کی جائز حد کو بیان فرمادیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے خط میں اس اشارے کا ذکر فرمادیا۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کرنے کے وقت کی وضاحت کے لئے لفظی ابلاغ کے ساتھ ساتھ انگلی کے اشارے کے ذریعے غیر لفظی ابلاغ کا استعمال فرمایا۔ حدیث یوں ہے:

> سرنا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم وهو صائم فلما غربت الشمس قال (انزل فاجدع لنا) . قال يا رسول الله لو أمسيت ؟ . قال (انزل فاجدع لنا) . قال يا رسول الله إن عليك نهارا قال (انزل فاجدع لنا) . فنزل فجدع ثم قال (إذا رأيتم الليل أقبل من ها هنا فقد أفطر الصائم) . وأشار بإصبعه قبل المشرق(۱۶)
>
> ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں چلے اور آپ روزے سے تھے جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ ﷺ نے (کسی سے) فرمایا کہ اتر کر ہمارے لئے ستو گھولو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے۔ آپ نے فرمایا اتر کر ہمارے لئے ستو گھولو اس نے عرض کیا ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتر کر ہمارے لئے ستو گھولو۔ چنانچہ وہ اترا اور اس نے ستو گھولا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف آ گئی تو روزہ دار کے افطار کا وقت آ گیا اور اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر لفظی ابلاغ کے ذریعے روزہ افطار کرنے کے وقت کی تعیین فرمائی۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ سفر فرما رہے تھے اور اس ارشاد کے وقت آپ ﷺ کھلی جگہ پر تھے اور اس کھلی جگہ پر ہونے کی بنا پر آپ ﷺ نے مشرق کا لفظ بولنے کے بجائے مشرق کی سمت اشارہ فرمایا کیونکہ یہ اشارہ واضح تھا اور یہ غیر لفظی ابلاغ لفظی ابلاغ سے زیادہ واضح تھا۔ ان احادیث سے ہمیں یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ تدریس و تعلیم کے دوران اگر کسی چیز یا سمت کی طرف اشارہ کرنا ممکن ہو تو اس کا نام لینے کے بجائے اس چیز کی طرف اشارہ کرنا مخاطب کی تفہیم میں زیادہ معاون ہوتا ہے۔

غیر لفظی ابلاغ کیلئے زبان اور انگلیوں کے ذریعے اشارہ:

آپ ﷺ نے کچھ احادیث میں اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا اور کچھ احادیث میں زبان مبارک کو انگلیوں سے پکڑنے کے بعد اس کی طرف اشارہ کر کے کوئی بات ارشاد فرمائی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کچھ احادیث میں آپ ﷺ نے ابتداء از زبان مبارک سے براہ راست بات فرمانے کی بجائے غیر لفظی ابلاغ ہی سے کام لیا اور پہلے زبان مبارک کو ہاتھ میں پکڑ لیا اور پھر اس کا زبان سے اظہار فرمایا یا پھر زبان کی طرف اشارہ فرما کر بات سمجھائی۔ اس حوالے سے دو حدیثیں

پیش خدمت ہیں: صحیح مسلم کی روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ، فَقَالَ: «أَقَدْ قَضَى؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ فَبَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا – وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ – أَوْ يَرْحَمُ(۱۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے آئے، آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا اس کو موت دے دی گئی ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو بے شک اللہ رونے والی آنکھ اور غم والے دل پر عذاب نہیں دیتے لیکن اس کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس کی وجہ سے رحم کرتے ہیں۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے لفظی کے بجائے غیر لفظی ابلاغ اور اشارے سے کام لیتے ہوئے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ اللہ پاک اسی زبان کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں یا رحم فرماتے ہیں اس حدیث میں آپ ﷺ کے زبان کا نام لینے کی بجائے اس کی طرف اشارہ فرمایا جس سے اس عضو کی اہمیت اور اس کے استعمال کی حساسیت کا احساس بھی بڑھ گیا اور مخاطب کی توجہ بھی پوری طرح حاصل ہو گئی۔ ترمذی کی ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے ایک صحابی کے سوال کے جواب میں غیر لفظی ابلاغ سے اپنی گفتگو کا آغاز فرمایا، حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا(۱۸)

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسی بات بتایئے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے اور اسی پر قائم رہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا اس سے۔

اس حدیث میں آپ علیہ السلام نے زبان کے درست استعمال کی اہمیت کو نمایاں فرمانے کیلئے غیر لفظی ابلاغ کے ذریعہ بات کا آغاز فرمایا چنانچہ اپنی زبان مبارک کو باہر نکال کر پکڑا اور پھر فرمایا کہ تم اس کو قابو میں رکھو۔ اسی غیر لفظی

ابلاغ کو اختیار کرنے سے زبان کے استعمال کی حساسیت اور اہمیت کو بخوبی نمایاں کیا گیا اور یقینا آپ ﷺ کا پہلے اپنی زبان مبارک کو انگلیوں سے پکڑنا اور پھر اس کی طرف اشارہ کرکے اس کی حفاظت کا حکم فرمانا صرف لفظی طور پر زبان کی حفاظت کے ارشاد سے زیادہ موثر ہے۔

غیر لفظی ابلاغ کیلئے ایک یا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا:

غیر لفظی ابلاغ کے لئے آپ ﷺ نے کبھی ایک ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور کبھی دونوں ہاتھوں سے۔اس حوالے سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

عن ابن عباس : أن النبي صلى الله عليه و سلم سئل في حجته فقال ذبحت قبل أن أرمي ؟ فأومأ بيده قال (ولا حرج) . قال حلقت قبل أن أذبح ؟ فأومأ بيده (ولا حرج)(۱۹)

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے حج کے دوران ایک صاحب نے پوچھا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور زبان سے فرمایا "اور کوئی حرج نہیں پھر پوچھا گیا میں نے جانور ذبح کرنے سے پہلے سر کے بال منڈوا لیئے؟ تو آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور زبان سے فرمایا "اور کوئی حرج نہیں"۔

مسند احمد کی روایت زیادہ تفصیلی ہے اور اس میں وضاحت ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس دن ہر ایسے سوال کرنے والے کو زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ کے اشارے سے جواب مرحمت فرمایا۔ روایت یوں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: " لَا حَرَجَ " وَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: " لَا حَرَجَ " قَالَ: فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ مِنَ التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ، إِلا أَوْمَأَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: " لَا حَرَجَ "(۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے حجتہ الوادع میں پوچھا گیا چنانچہ ایک صاحب نے پوچھا میں نے قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا تو آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور زبان سے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ایک دوسرے شخص نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے جانور کی قربانی کر دی تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور زبان سے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن آپ ﷺ سے تقدیم وتاخیر کے حوالے سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور زبان مبارک سے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

ان دونوں احادیث سے آپ ﷺ کے لفظی ابلاغ کے ساتھ غیر لفظی ابلاغ کے لئے ہاتھ کے استعمال کا علم ہوتا ہے۔ اگر اس واقعے کے مقام کو دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ یہ حجتہ الوداع کا موقع ہے، جس میں صحابہ کرام کی بڑی تعداد شریک تھی اور یقینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس موقع پر آپ ﷺ کے ارد گرد موجود تھے تو جب بھی کوئی صحابی آئے اور انہوں نے سوال کیا تو یقینا ارد گرد کے لوگ بھی متوجہ ہو گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے جواب کا انتظار کرنا شروع کر دیا جس پر آپ ﷺ نے شاید زیادہ سے زیادہ لوگوں تک جواب پہنچانے کیلئے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تاکہ دور بیٹھے لوگوں کو

جو آپ ﷺ کی آواز مبارک نہ سن سکتے ہوں ان کو بھی جواب کا علم ہو جائے اور پھر زبان مبارک سے بھی جواب دے دیا۔

غیر لفظی ابلاغ کیلئے ہاتھ کے اشارے کے استعمال پر مشتمل ایک اور حدیث میں ہے:

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه و سلم :(أمرت أن أسجد على سبعة أعظم على الجبهة – وأشار بيده على أنفه – واليدين والركبتين وأطراف القدمين ولانكفت الثياب والشعر)(۲۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں پیشانی پر سات ہڈیوں کے ساتھ سجدہ کروں، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور پیروں کی طرف اشارہ کیا، اور یہ بھی فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کپڑوں کو اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے پیشانی پر سات ہڈیوں کے ساتھ سجدہ کرنے کا ذکر فرمایا، پھر ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور پیروں کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ اس طرح آپ ﷺ نے لفظی ابلاغ سے گفتگو کا آغاز فرمایا اور سات کا عدد ذکر فرمانے کے بعد اپنے ہاتھ مبارک سے ان سات ہڈیوں کی طرف اشارہ فرما دیا جو یقیناً مخاطبین کے لئے زیادہ وضاحت کا باعث تھا۔ اس حوالے سے ایک اور حدیث ملاحظہ ہو:

عن سالم قال سمعت أبا هريرة عن النبي ﷺ قال يقبض العلم ويظهر الجهل والفتن ويكثر الهرج قيل يا رسول الله وما الهرج؟ فقال هكذا بيده فحرفها كأنه يريد القتل(۲۲)

سالم کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم اٹھا لیا جائے گا اور جہل اور فتنے غالب ہو جائیں گے اور ہرج بہت ہو گا عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے؟ آپ نے اپنے ہاتھ سے ترچھا اشارہ کرکے فرمایا، اس طرح، گویا آپ کی مراد (ہرج سے) قتل تھی۔

اس روایت میں بھی آپ ﷺ نے ایک لفظ کی وضاحت فرماتے ہوئے لفظی ابلاغ کی بجائے ہاتھ ترچھا کر کے قتل کا اشارہ فرماتے ہوئے غیر لفظی ابلاغ کا سہارا لیا جو یقیناً زیادہ مؤثر تھا اور اس اشارے کے ذریعے صحابہ کرام کو اس اس لفظ کا معنی حسی طور پر سمجھا دیا گیا۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں آپ ﷺ نے اپنے غسل فرمانے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے لفظی ابلاغ کے ساتھ ساتھ غیر لفظی ابلاغ کا استعمال فرمایا:

حدثنا أبو نعيم قال حدثنا زهير عن أبي إسحق قال حدثني سليمان بن صرد قال حدثني جبير بن مطعم قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم (أما أنا فأفيض على رأسي ثلاثا) وأشار بيديه كلتيهما(۲۳)

جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

اس حدیث میں جہاں آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر تین مرتبہ پانی بہانے کا ذکر فرمایا وہیں آپ ﷺ نے

اشارے کے ذریعے اس کی وضاحت بھی فرمائی جو یقینا مخاطبین کو سمجھانے میں معاون ثابت ہوا۔

ان تمام احادیث کا جائزہ لینے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تدریس و تبلیغ کے عمل کے دوران لفظی ابلاغ کی تکمیل کے لئے ضرورت کے بقدر غیر لفظی اور اشاراتی ابلاغ کا استعمال تفہیم کے عمل کو آسان اور دلچسپ بنا دیتا ہے، لہٰذا تدریس و تبلیغ کے دوران ہر وہ جگہ، جہاں پر لفظی ابلاغ کے ساتھ ساتھ غیر لفظی ابلاغ کا استعمال کرنا ممکن اور مفید ہو، اسے ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ اسی طرح اعداد، سمتوں اور ان اشیاکے لیے جن کا سمجھانا، اشاروں کے ذریعے ممکن ہو اور لفظی ابلاغ کے بغیر بھی محض اشارے سے ان کو بیان کرنا ممکن ہو، وہاں غیر لفظی ابلاغ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس غیر لفظی ابلاغ میں جسم کے مختلف اعضا کا استعمال اور ان کی طرف یا ان کے ذریعے اشارہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے مثلا اوپر ذکر کردہ احادیث میں دونوں ہاتھ، دونوں ہاتھوں کی انگلیاں، ایک ہاتھ کی انگلیاں، زبان، گردن، ماتھا، ناک، گھٹنے اور پاؤں وغیرہ کی طرف اشارات کا ذکر ملتا ہے۔

نتائج و سفارشات

۱۔ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو امت کے لیے قابل عمل رہنمائی مہیا کرتا ہے اور انفرادی و اجتماعی حیات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں آپ کی ذات اقدس سے اسوۂ حسن نہ ملتا ہو۔

۲۔ نبی مکرم ﷺ کی سیرت و حیات طیبہ کا مطالعہ، قرآن کا فہم عمیق اور آپ کے منصب و مقصد بعثت کی عادلانہ تفہیم صاحبان فکر کو اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی میں مبلغ، مزکی، ہادی اور معلم کی صفات کا اجتماع اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس نے بھی کسی گروہ یا پوری قوم کی رہنمائی کرنی ہو، اس کی ذات میں ان صفات کا کسی تناسب سے موجود ہونا ضروری ہے۔

۳۔ سطور بالا میں بیان شدہ احادیث مبارکہ معلم کو ایک ایسے رہنما کے طور پر پیش کرتی ہیں، جسے ہر حال میں مخاطب کو سمجھانا ہے اور تفہیم کا حق آخری حد تک ادا کرنا ہے۔ اس سے نہ صرف طریقہ تدریس کی لطافت نزاکت (Sophistication) کا احساس ابھرتا ہے بلکہ استاد کے اصل کردار کی طرف بلیغ اشارات ملتے ہیں۔

۴۔ مذکورہ احادیث مبارکہ سے ہر معلم، ہادی اور مبلغ کے لیے لفظی و غیر لفظی بلاغت اور جامعیت کی اہمیت وضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

۴۔ معاصر طریقہ تدریس و تبلیغ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں غیر لفظی ابلاغ اور اشارات کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عملی اسوہ سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے جس کے نتیجے میں تدریس و تبلیغ کے عمل کو نہ صرف دلچسپ اور موثر بنایا جاسکتا ہے بلکہ مخاطب کی نفسیات اور پس منظر کی رعایت کرتے ہوئے اپنی بات کی بہتر انداز میں ترسیل اور تفہیم کی جاسکتی ہے۔

۵۔ رسول مکرم ﷺ کے لفظی و غیر لفظی ابلاغ و طریقہ ہائے تدریس کی رہنمائی میں جدید تعلیمی تحقیقات اور تدریس میں صوتی وبصری امدادوں (Audio Visual Aids) پر ہونے والی ریسرچ کا جائزہ ادارہ جاتی سطح پر لیے جانے کی سفارش کی جاتی ہے، جس سے تربیت اساتذہ کے میدان میں ایک روشن باب کے اضافہ کی امید ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) ابن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، بیروت: مؤسسہ الرسالۃ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر: ۱۲، ۳۶۶/۷۴۰۳

(۲) سورۃ آل عمران: ۱۶۴/۳

(۳) سورۃ الاعلیٰ: ۹/۸۷، سورۃ البقرۃ: ۱۵۱/۲، سورۃ آل عمران: ۱۶۴/۳، سورۃ النحل: ۱۲۵/۱۶، سورۃ الشوریٰ: ۴۸/۴۲، سورۃ الغاشیہ: ۲۱/۸۶

(۴) ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجه، باب فضل العلماءوالحث على طلب العلم، حدیث نمبر: ۲۱۹، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحیاء الکتب العربیہ، بیروت، لبنان

(۵) مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، كتاب كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ، باب جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا، حدیث نمبر: ۵۲۱، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحیاء التراث العربی۔

(۶) اس حوالے سے صحیح بخاری کے کتاب العلم اور سنن الترمذی کے کتاب الامثال میں بھی کافی مواد موجود ہے۔

(7) See:Barbara Pease &Allan Pease, The Definitive Book of Body Language: The Hidden Meaning Behind People's Gestures and Expressions, Pease International

(8) see: Andersen, Peter, Nonverbal Communication: Forms and Functions (2nd ed.), Waveland Press, also see: Argyle, Michael, Bodily Communication (2nd ed.). Madison: International Universities Press, also see :Brehove, Aaron, Knack Body Language: Techniques on Interpreting Nonverbal Cues in the World and Workplace, Guilford, CT: Globe Pequot Press, also see: Burgoon, J. K.; Guerrero, L. K.; & Floyd, K, Nonverbal communication, Boston: Allyn & Bacon, also see: Guerrero, L. K.; DeVito, J. A.; Hecht, M. L., eds., The nonverbal communication reader (2nd ed.). Lone Grove, Illinois: Waveland Press, also see: Knapp, Mark L. & Hall, Judith A., Nonverbal Communication in Human Interaction (5th ed.). Wadsworth: Thomas Learning.

(۹) بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه و سلم (لا نكتب ولا نحسب)، حدیث نمبر: ۱۸۱۴، دار ابن کثیر، بیروت، لبنان، طبع سوم: ۱۹۸۷

(۱۰) ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی الترمذی، سنن الترمذی، كتاب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء في الرخصة فيه، حدیث نمبر: ۲۶۶۶اور ۲۶۶۷، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔

(۱۱) البخاری: کتاب الوضوء ،باب کتابة الإمام للناس، **حدیث نمبر**: ۳، ۲۸۹۵/۱۱۱۴۔

(۱۲) **ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورة بن موسی الترمذی**، سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ما جاء في شأن الحساب و القصاص، **حدیث نمبر ۲۴۲۱، دارإحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان**

(۱۳) البخاری: کتاب الطلاق، باب اللعان، **حدیث نمبر**: ۴۹۹۸۔

(۱۴) البخاری: أبواب المساجد ، باب تشبیك الأصابع في المسجد **وغیره، حدیث نمبر**: ۴۶۷۔

(۱۵) البخاری: کتاب اللباس، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال وقدر ما یجوز منه، **حدیث**: ۵۴۹۰

(۱۶) البخاری: کتاب الصوم ، باب یفطر بماتیسرعلیه بالماء وغیره، **حدیث نمبر**: ۱۸۵۵۔

(۱۷) مسلم ،کِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ، **حدیث نمبر**: ۹۲۴

(۱۸) الترمذی، کتاب الزهد عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء في حفظ اللسان، **حدیث نمبر**: ۲۴۱۰

(۱۹) البخاری: کتاب العلم ، باب من أجاب الفتیابإشارة الید و الرأس، **حدیث نمبر**: ۸۴۔

(۲۰) مسند الإمام أحمد بن حنبل، **بیروت: مؤسسه الرسالة، ۲۰۰۰، ۳۹۵/۴، حدیث نمبر**: ۲۶۴۸

(۲۱) البخاری: کتاب صفة الصلاة، باب السجودعلی الأنف، **حدیث نمبر**: ۷۷۹۔

(۲۲) البخاری: کتاب العلم، باب من أجاب الفتیا بإشارة الید والرأس، **حدیث نمبر**: ۸۵۔

(۲۳) البخاری: کتاب الغسل، باب من أفاض علی رأسه ثلاثا، **حدیث نمبر**: ۲۵۱۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆